اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZLQADIAN.

نمبر ٹیلیفون ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
بیرون ہند سالانہ ۔۔۔

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۶ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۱۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج ساڑھے دس بجے صبح بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔ حضور کے ہمراہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس معہ بیگم صاحبہ بھی گئے۔ جو ملتان تشریف لے جائینگے۔

گیارہ بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت لاہور پہونچ گئے ہیں۔ اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ ملتان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے مگر دوران سر کی تکلیف اب بھی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی طبیعت بوجہ بخار و زکام پہلے کی نسبت زیادہ ناساز ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

۱۳ مئی مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء کلکتہ تشریف لے گئے ہیں۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب اور مولوی عبد الرحیم صاحب نیر گنج مغلپورہ کے جلسہ سے واپس آ گئے ہیں۔

مرزا گل محمد صاحب سالار جیش کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرد و عورت میں مساوات

فرمایا "آریہ لوگ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے ایک یہ بھی اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اسلام نے مرد اور عورت میں مساوات نہیں رکھی مرد کو ترجیح دی ہے۔ فرمایا۔ تعصب اور حق کی مخالفت نے ان کو اندھا کر دیا ہے۔ ایسا کہتے ان کو شرم نہیں آتی پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ اور پھر انصاف کریں۔

غور کا مقام ہے۔ کہ ان میں سے اگر کسی آریہ کے ہاں چالیس لڑکیاں بھی ہو جائیں۔ جب بھی ان کے مذہب کی رُو سے اپنی بیوی کو کسی دوسرے سے نیوگ کرانے کے واسطے بھیجنا پڑے گا۔ تاکہ وہ اپنی نجات کے واسطے لڑکا حاصل کرے۔ کیونکہ ویدوں کی تعلیم کے مطابق جس کے ہاں لڑکا نہیں۔ اس کی مکتی نہیں۔ اب ذرا انصاف تو کریں۔ کہ مساوات کس جانور کا نام ہے۔ چالیس پچاس۔ بلکہ لاتعداد لڑکیاں بھی ایک لڑکے کی برابری نہیں کر سکتیں۔ اور لڑکیاں بلحاظ کثرت کے خواہ کتنی بھی ہوں۔ اپنی ماں کو اس قابلِ نفرت اور خلاف فطرت قبیح فعل سے بچا نہیں سکتیں۔ جب تک لڑکا پیدا نہ ہو۔ اسے نیوگ کرانا ہی پڑے گا۔ اب بتاؤ۔ کہ کیا تم نے مرد و عورت میں مساوات رکھی ہے۔

اسلام جو کہ بڑا پاک اور بالکل فطرت انسانی کے مطابق واقع ہؤا ہے۔ اور بڑی کامل اور حکیمانہ تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس نے عورتوں کے نکاح میں جس طرح ولی کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح ان کی طلاق میں بھی ایک ولی کا ہونا ضروری رکھا ہے۔ مثلاً جس طرح عورت اپنے نکاح کے واسطے اپنے ولی کی محتاج ہے۔ اسی طرح طلاق کے واسطے بھی ولی کی محتاج ہے۔ اگر کسی عورت کا کسی خاص شخص سے گزارہ اور نباہ نہیں ہو سکتا۔ تو اس کو اجازت ہے۔ کہ قاضی یا حاکم وقت کی معرفت خلع کرائے۔ وہی قاضی یا حاکم وقت اس کا ولیِ طلاق ہوگا۔ کوئی روک، ٹوک نہیں۔

باقی رہا ورثہ کے متعلق۔ سو قرآن شریف نے مرد سے عورت کا حصہ نصف رکھا ہے۔ اس میں بھید یہ ہے۔ کہ نصف اس کو والدین سے ترکہ میں مل جاتا۔ اور باقی نصف وہ اپنے سسرال میں سے جا لیتی ہے اور پھر اس کے نان و نفقہ لباس و پوشاک کا ذمہ دار بھی اس کا خاوند ہوتا ہے اس طرح پر ایک عورت مرد سے بھی بڑھ جاتی ہے۔

ان معترضوں کو شرم اور حیا سے کام لینا چاہیئے۔ پہلے اپنے گریبان میں تو منہ ڈال کر جھانک لیا کریں پھر زبان اعتراض کھولا کریں"۔

(الحکم ۲۶۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

تحریک جدید کے مالی سکرٹریوں کا فرض

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ مئی شائع ہو گیا ہے۔ جو ان جماعتوں میں جنہیں اخبار نہیں جاتا ۱۵ مئی کی ڈاک سے تحریک جدید کی طرف سے بھیجا جائے گا۔ چونکہ یہ خطبہ ۱۲ مئی کو جمعہ کے دن نکلا ہے۔ اس لئے اس تاریخ کو بیرونی جماعتوں میں سنایا نہیں گیا۔ اب ۱۹ مئی کو جمعہ کے دن سنایا جانا ضروری ہے۔

تحریک جدید کے مالی سیکرٹری سیکرٹری عام۔ اور خدام الاحمدیہ کی فوج کے کارکنان کا فرض ہے۔ کہ ہر جگہ اس خطبہ کے سنانے اور تحریک جدید کے چندہ کے وصول کرانے میں مدد دیں۔ گزشتہ چھ ماہ میں تحریک جدید کا چندہ وصول کرنے میں بہت کوتاہی کی گئی ہے۔ کارکنان کو اب اس کی تلافی کرنی چاہیئے۔ اور اس ماہ میں تحریک جدید کا چندہ اس جوش اور سرگرمی سے وصول کرکے مرکز میں ارسال کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کا وعدہ ۳۱ مئی ۱۹۳۹ء تک کم سے کم نصف سے زیادہ وصول ہو جائے۔ جو لوگ اس خیال میں ہیں کہ سال کے آخر میں ادا کریں گے۔ انہیں یاد رہے کہ بسا اوقات آخری وقت میں دینے والے ادا کرنے سے رہ جاتے ہیں۔

پس ہر شخص کو جس نے آخری سال میں دینے کا وعدہ کیا ہے ابھی سے ادا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ وعدہ کرنے والا کوئی دوست اس خیال میں نہ رہے۔ کہ تحریک جدید کا چندہ یکمشت داخل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ اجازت ہے۔ کہ وہ قسط وار ادا کرے۔ اس لئے آخری وقت میں ادا کرنے والوں اور ان لوگوں کو جنہوں نے کسی ماہ میں وعدہ کیا ہے۔ مگر وہ سمجھتے ہیں کہ مقررہ چندہ کے ادا کرنے میں شائد مشکلات آجائیں وہ قسط وار ادا کرنا شروع کریں۔ اور ہر وعدہ کرنے والا دل میں یہ پختہ ارادہ کرے۔ کہ اس نے چھ ماہ کے اندر اندر تحریک جدید سال پنجم اور گزشتہ سالوں کے وعدوں کو اگر اس کا وعدہ گزشتہ سالوں کا بھی ہو۔ اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرنا ہے۔ زمیندار جماعتیں مطلع رہیں کہ خدا کے فضل و کرم سے ان کی فصل آرہی ہے۔ وہ اس فصل سے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرکے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔

برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

نتیجہ امتحان جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ ۱۹۳۹ء

مندرجہ ذیل امیدوار کامیاب ہوئے ہیں

نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
(۱)	مرزا منظور احمد	۵۵۹/۱۰۵۰
(۲)	غلام احمد بشیر	۶۶۷
(۳)	مقبول احمد	۶۳۵
(۴)	خلیل احمد	۵۰۲
(۵)	بشیر احمد سیالکوٹی	۶۵۸
(۶)	سلطان احمد	۵۰۶
(۷)	عطاء اللہ	۴۸۷
(۸)	عبد القادر دہلوی	۵۷۸
(۹)	مرزا عنایت اللہ	۴۵۹
(۱۰)	عبد القدیر	۴۷۰
(۱۱)	عبد الودود	۵۲۹
(۱۲)	محمد یوسف	۴۲۴
(۱۳)	عبد القادر ضیغم	۴۸۰
(۱۴)	سید امیر احمد	۴۸۶
(۱۵)	عبد القادر	۴۲۳
(۱۶)	عبد العزیز	۵۴۹
(۱۷)	محمد رمضان	۶۴۸
(۱۸)	محمد وقیع الزمان	۷۳۶
(۱۹)	محمد عبد اللہ	۴۶۶
(۲۰)	یوسف علی (ترقی دیا گیا)	۳۷۶

(ناظر تعلیم و تربیت)

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ڈیزل کاروں کے متعلق ضروری معلومات

قادیان ۱۴ مئی۔ کل سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی جو ڈیزل کاریں چلنے والی ہیں۔ ان کے متعلق معلومات بہم پہونچانے کے لئے محکمہ ریلوے نے ۱۳ مئی کو بہت سے اخبار نویسوں کو جن میں الفضل کا نمائندہ بھی شامل تھا مدعو کیا اور ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر لاہور سے امرتسر کو تجربتہً ایک کار چلائی جس میں ریلوے کے بعض یوروپین اور دیسی افسروں کے علاوہ ایک سو کے قریب اخبار نویس سوار ہوئے۔ کار ۴۵ منٹ میں امرتسر پہونچ گئی۔ امرتسر سٹیشن پر محکمہ ریلوے کی طرف سے اخبار نویسوں کو پُر تکلف لنچ دیا گیا۔ جس کا انتظام بہت اچھا تھا۔ لنچ کے بعد مسٹر جارڈن پبلسٹی منیجر نے مختصر الفاظ میں حاضرین کا چیف سیلز منیجر سے تعارف کرایا۔ اور انہوں نے ڈیزل کاروں کے فوائد کے متعلق تقریر کی۔ اخبار نویسوں کی طرف سے مسٹر جنگ بہادر اسسٹنٹ ایڈیٹر ٹریبیون نے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد کار واپس لاہور روانہ ہو گئی۔

معلوم ہوا ہے ریلوے بورڈ نے تیسرے درجہ کے مسافروں کی سہولت کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر اس قسم کی تیز رفتار ریل کاریں چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ فی الحال گیارہ کاریں بوڈاپسٹ سے منگائی گئی ہیں۔ جنہیں ان ریلوے لائنوں پر ۱۵ مئی سے چلایا جائے گا۔ جن کا ذکر الفضل میں شائع شدہ مفصل پروگرام میں آچکا ہے۔ ہر ایک کار ۷۱ فٹ لمبی اور ۱۰ فٹ چوڑی ہے۔ اور ایک سو ایک مسافروں کے بیٹھنے کے لئے گنجائش رکھتی ہے۔ دو دو مسافروں کے اکٹھے بیٹھنے کے بنچ لگے ہوئے ہیں۔ کھڑکیوں اور روشن دانوں کا بہت اچھا انتظام ہے۔ کار بہت صاف چلتی ہے۔ رفتار ۵۶ میل فی گھنٹہ تک ہے۔ مختصر سامان رکھنے کا بھی انتظام ہے

غرض بہت مفید اور آرام دہ ہے البتہ دو باتیں ایسی ہیں جو قابل توجہ ہیں۔ اول تو یہ کہ اس میں سفر کرنے والے مسافر صرف تیسرے درجہ میں سفر کر سکتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ خواتین کے بیٹھنے کے لئے کوئی علیحدہ انتظام نہیں ہے وہ لائنیں جن پر آمد و رفت ان کاروں کے ہی ذریعہ ہو گی۔ ان پر سفر کرنے والوں کو بہت دقت پیش آئے گی جیسا کہ بٹالہ اور قادیان کی لائن ہے۔ جس پر سوائے ایک گاڑی کے کار ہی چلائی جائے گی اگر بعض خاص حالتوں میں بھی تیسرے درجہ میں ہی سفر کرنا گوارا کر لیا جائے۔ کیونکہ اقتصادی نقطۂ نگاہ سے یہی ضروری ہے۔ کہ سوائے کسی خاص مجبوری کے تیسرے درجہ میں ہی سفر کیا جائے تو خواتین کے لئے باپردہ علیحدہ بیٹھنے کا انتظام نہ ہونا بہت معیوب بات ہے۔ اور ہم محکمہ ریلوے کے ذمہ دار اصحاب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد ریل کار کا ایک حصہ صرف عورتوں کے لئے مخصوص کر دیں۔ اور وہ حصہ مردوں والے حصہ سے بالکل علیحدہ ہونا چاہیئے۔ اور باپردہ ہونا چاہیئے اس کے لئے نہ کوئی زیادہ خرچ آئے گا۔ اور نہ کوئی مشکل پیش آسکتی ہے نہایت آسانی کے ساتھ اس کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ ہمیں خطرہ ہے۔ کہ ان کاروں کے ذریعہ سفر پبلک میں اتنا مقبول نہ ہو سکے گا۔ جتنا محکمہ ریلوے اسے مقبول بنانا چاہتا ہے۔ آجکل کی سخت گرمی کے موسم میں پردہ دار خواتین کو برقعہ میں لپٹے ہوئے اور مردوں کے ہجوم میں سکڑے ہوئے سفر کرنا بہت تکلیف دہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کا اظہار کرنے والی صرف جماعت احمدیہ ہے

مدراس سے ایک روزانہ اُردو اخبار "مسلمان" شائع ہوتا ہے۔ جس نے حال ہی اپنا "میلاد نمبر" شائع کرکے اس میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کچھ مضامین درج کئے ہیں۔ مدراس ایسے صوبہ میں جہاں اُردو زبان بہت کم بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ایک روزانہ اردو اخبار کا چلانا ہی بہت ہمت کا کام ہے۔ لیکن قریباً پچاس صفحہ حجم کا "میلاد نمبر" مرتب کر لینا تو جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ موجودہ کساد بازاری کے زمانہ میں اخبارات کے لئے معمولی اخراجات بھی ناقابلِ برداشت بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ مسلمانوں کا وہ طبقہ جو علما کہلاتا ہے۔ جو وارثِ دینِ رسول ہونے کا مدعی ہے اور جو عام مسلمانوں کی دینی و دُنیوی راہ نمائی کا دعویدار ہے۔ اس کی یہ حالت ہے کہ جب نے ادب۔ اور بڑے اصرار کے ساتھ ان سے گزارش کی گئی۔ کہ وہ اپنے اوقات میں سے بہت قلیل وقت نکال کر سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر کوئی مضمون لکھدیں۔ تو اسے انہوں نے اپنے لئے سخت بیگار اور چٹی سمجھا۔ اور آنوں بہانوں سے ٹال دیا اور بعض نے تو جواب میں ایسے ایسے دلخراش الفاظ استعمال کئے۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے کچھ بھی عقیدت اور محبت نہیں ہے مثلاً "جمعیۃ العلماء ہند" کے صدر اور "ہندوستان کے مفتی اعظم" مولانا کفایت اللہ صاحب نے لکھا۔ کہ

"مسلمان کے میلاد نمبر کے لئے مضمون کے متعلق گرامی نامہ موصول ہوا۔ **میں بہت عدیم الفرصت ہوں۔** اگر ہو سکا۔ تو ۲۰ اپریل تک چند سطور روانہ کروں گا"۔

مگر یہ نیت اور ارادہ رکھنے والے کو خدا تعالےٰ نے چند سطور بھی لکھنے کی توفیق نہ دی۔ پھر ان کے دست راست مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند نے گو الفاظ میں نہیں۔ لیکن عمل میں مولوی کفایت اللہ صاحب ہی کی تقلید کی۔ اور وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں ایک لفظ نہ لکھ سکے۔ انہی "علماء" نے ایک دفعہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق مضمون بھیجنے کا ہم سے وعدہ کرکے بھی اس کا ایفا نہ کیا تھا۔ اور ان ایام میں نہ کیا تھا۔ جبکہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی کی توصیف میں بے دریغ جولانیٔ طبع دکھا چکے۔ اور اپنے رشحات سے دہلی کے نہایت متعصب آریہ اخبار "تیج" کے صفحات کو مزین کر چکے تھے۔ گویا ان کے پاس اسلام کے ایک اشد ترین معاند رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ پاک میں انتہا درجہ کی بدزبانی اور گستاخی کرنے والے دیانند اور قرآن کریم پر نہایت اور بیہودہ اعتراضات کرنے والے "رشی" کی تعریف کے راگ گانے کے لئے تو فرصت تھی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد بیان کرنے کے لئے جب کہا گیا۔ تو عدیم الفرصتی کا عذر پیش کر دیا۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں۔ کہ ان کہلانے والے علماء کی نگاہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی بھی وقعت نہیں ہے۔ جتنی آریہ سماج کے بانی دیانند جی کی ہے۔ ورنہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور الفت دل میں جاگزیں ہو۔ آپ کی صفات بے مثال ہوں آپ کے انوار اور برکات کا کوئی حد حساب نہ ہو۔ آپ کے حسن و خوبی کی کوئی انتہا نہ ہو۔ اور آپ سے

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کے مصداق ہوں۔ مگر خود بخود آپ کی مدح میں زبان و قلم کا مصروف رہنا تو الگ رہا کسی کے کہنے اور بار بار کے اصرار کرنے پر بھی کوئی توجہ پیدا نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو وہ ذات بابرکات ہے۔ کہ کون و مکان کا مالک خدا۔ اور اس کے فرشتے بھی آپ کی تعریف کے راگ گاتے ہیں۔ لیکن اگر اس کی توفیق نہیں ملتی۔ اور اس کے لئے تیار نہیں ہوسکتے۔ تو وہ جو علماء کہلاتے اور اسلام کے اجارہ دار بنے ہوئے ہیں:۔

"جمعیۃ العلماء ہند" کے صدر۔ اور ناظم کے علاوہ اور بھی بہت سے علماء نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کچھ لکھنے سے نہایت افسوسناک رنگ میں پہلو تہی کی ہے۔ مثلاً مولوی اشرف علی صاحب تھانوی۔ سید سلیمان صاحب ندوی۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ مولوی بشیر احمد صاحب عثمانی وغیرہ نے صاف انکار کر دیا۔ اور شائع شدہ مضامین کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے۔ کہ سوائے کسی ایک آدھ کے عام شہرت رکھنے والے کسی بھی عالم کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کچھ لکھنے کی توفیق نہیں نصیب ہوئی اور یہ اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ کہ ان بڑے بڑے جبہ پوشوں اور علماء کہلانے والوں کے قلوب سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور الفت اسی طرح اڑ گئی ہے۔ جس طرح کبوتر اپنے گھونسلے سے اڑ جاتا ہے۔ اور وہ محبوبِ خدا کی محبت سے قطعاً بیگانہ ہو چکے ہیں۔ ورنہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ سرورِ کونین کی محبت دل میں ہو۔ مگر آپ کا نام اور ذکر زبان و قلم پر نہ آئے۔ اور دنیا میں اس محبوب ازلی کے حسن و جمال کا شور نہ مچا دیا جائے۔

وہ علماء جن کی یہ حالت ہے۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس درجہ بیگانہ ہو چکے ہیں۔ ان کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ نعوذ باللہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ حالانکہ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں گزرا تھا۔ اور آپ نے اُردو۔ عربی۔ فارسی نظم و نثر میں اس کا ایسے والہانہ انداز میں اظہار فرمایا ہے۔ کہ اپنے سینہ میں ایمان کا ایک ذرہ رکھنے والا انسان بھی پڑھ یا سنکر بے تاب ہو جاتا ہے۔ پھر اپنی تحریروں اور تقریروں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اس کثرت سے کیا ہے۔ کہ تیرہ سو سال میں اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی کاش مسلمان اسی بات سے اندازہ لگا سکیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق کون ہے۔ آپ کے حسن و جمال کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کون کوشش کر رہا ہے۔ آپ کی خوبیاں اور برکات کون دنیا پر ظاہر کر رہا ہے۔ اور اس کے برعکس کن لوگوں کا عمل ہے۔ تمام ہندوستان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی مبارک تحریک حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسی جذبہ کے ماتحت جاری فرمائی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنی جماعت میں پیدا کر دیا ہے۔ اور غیر مذاہب کے بڑے بڑے معزز اصحاب نے اس تحریک کے مفید ہونے کا کھلے الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ غرض جماعت احمدیہ ہی اس وقت ایک ایسی جماعت ہے۔ جو دنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان ظاہر کرنا اور آپ کے برکات سے آگاہ کرنا اپنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں آپکی صداقت کے روشن نشان

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کے موقعہ پر مجمع کو سنانے کے لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حسب ذیل تقریر قلم بند کی۔

شادیاں تو دنیا میں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ مگر جس شادی کی تقریب پر ہم اس وقت آج یہاں جمع ہوئے ہیں۔ وہ اپنے اندر ایک ایمان افزا خصوصیت رکھتی ہے۔ اور وہ خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ نبوت پوری ہوئی ہے۔ جو آج سے قریباً نصف صدی پہلے شائع ہوئی۔ اور اس کے بعد کئی کتابوں میں اس کا ذکر ہوا۔ اور پھر اشعار درثمین میں اکثر پڑھی اور دھرائی جاتی ہے۔ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ نزول میں حضور کے قدموں میں حضوری کا شرف حاصل کر رہے تھے۔ ان ایام میں بسا اوقات ایسا ہوتا کہ حضور صبح ایک بات فرماتے اور اسی دن شام کے وقت وہ پوری ہو جاتی۔ یا حضور نے شام کے وقت ایک بات فرمائی۔ اور صبح کو پوری ہو گئی۔ کوئی دو دن کے بعد پوری ہوتی دیکھی گئی۔ اور کسی کی صداقت ایک ہفتہ میں نمایاں ہوئی۔ اور کوئی نشان ایک ماہ میں جا کر ظاہر ہوا اور کوئی ایک سال کے بعد ہویدا ہوا۔

غرض وہ بڑا ہی مبارک زمانہ تھا کہ ہر وقت اللہ تعالےٰ کی ہستی اور قدرت اور رحم اور کرم کے مظاہر ہوتے رہتے تھے۔ وہ مبارک زمانہ اب نہیں رہا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوتیں اب بھی پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی۔ ہر ایک احمدی اپنی زندگی کے تجارب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا کوئی نہ کوئی نشان ضرور دیکھتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں وہ نشانات سب سے زیادہ روشن ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔ خاندان نبوت کا ہر ایک ممبر ایک درخشندہ ماہتاب ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت وسیرت کی جھلک دکھائی دے رہی ہے۔

ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی فرزند ہونے کا فخر حاصل ہے۔ مگر خاندان نبوت کے ممبر روحانی فرزند ہونے کے ساتھ ہی حضور کے جسمانی فرزند ہونے کا بھی امتیاز رکھتے ہیں۔ و ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔ اس موعود اولاد کی خبر پہلے سے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی یا الہامات میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ گزشتہ تیرہ سو سال کے کئی صاحب کشف والہامات نے ان کے ظہور کی خوشخبری دی بلکہ آج سے کئی ہزار سال قبل بنی اسرائیل کے اصحاب کشف نے لکھا تھا۔ کہ دو مسیح دنیا میں نمودار ہوں گے۔ پہلا مسیح شادی نہ کرے گا۔ اس کے دشمن اس کو کاٹھ پر لٹکائیں گے۔ مگر دوسرا مسیح اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔ وہ شادی کرے گا۔ اس کی اولاد ہو گی اور اس کا بیٹا اس کے بعد اس کا جانشین ہو گا۔ یہ سب نبوتیں پوری ہوتی ہوئی ہم آج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور ان واقعات نے اللہ کی ہستی اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی صداقت پھر دنیا پر نمایاں کر دی ہے۔

ہمارے ناداں دشمن اپنے بغض وحسد میں ہر ایک حملہ جو ہم پر کرتے ہیں۔ اس میں خیال کرتے ہیں کہ اب تو احمدیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مگر گزشتہ نصف صدی کا تجربہ یہ دکھا رہا ہے۔ کہ ہر حملہ کے بعد احمدیت کو پہلے سے زیادہ ترقی ہوئی۔ اور بد اندیش ہر دفعہ خائب وخاسر رہے۔ ہمیں کسی سے کچھ کین نہیں۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں۔ کہ سب لوگ ان برکتوں کے وارث ہوں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل حاصل ہوئیں۔ اور ہم لوگوں کے لئے ایسی ہی دعا کرتے ہیں۔

آج جس تقریب پر ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ وہ نہ صرف اہل قادیان کے لئے بلکہ دنیا بھر کے احمدیوں کے واسطے خوشی کا مقام ہے۔ اس خوشی میں ہمارے شریک نہ صرف زمین کے شرفا ہیں بلکہ آسمان کی پاک روحیں اور مقدس فرشتے بھی اس میں ہمارے ہمنوا ہیں۔ کیونکہ اس سے اللہ پاک کی حمد ہوتی ہے ؎

حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اسکا کوئی نہ کوئی ثانی

مجھے اس تقریب کی خوشی کئی ایک پہلوؤں سے حاصل ہے۔ جن میں ایک پہلو حضرت خلیفۂ اول مولوی حاجی حافظ حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی کی شادی ہونے کا بھی ہے۔ حضرت مولوی صاحب میرے استاد۔ میرے روحانی باپ اور میرے رشتہ دار تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دسترخوان پر بھی میں دراصل ان کا ہی طفیلی تھا۔ ان کی اولاد کا بڑھنا پھیلنا اور پھولنا بھی میری قلبی خواہشوں اور دعاؤں میں ہمیشہ شامل ہے۔

پس میں اس مختصر تمہید کے ساتھ ہدیۂ مبارکباد پیش کرتا ہوں بخدمت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز و حضرت ام المومنین مدظلہا العالی و حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب و حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اور خاندان نبوت کے تمام ممبروں کی خدمت میں اور حضرت اماں جی صاحبہ اور صاحبزادگان مولوی عبد السلام عمر صاحب و مولوی عبد الوہاب عمر صاحب و مولوی عبد المنان عمر صاحب کی خدمت میں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ کریم اس سے بھی بڑھ کر آپ سب کو اور آپ کی اولاد اور اولاد در اولاد کو ابد الآباد تک خوشیاں اور راحتیں دکھائے۔ ہر میدان میں فتح عظیم دے۔ اور اپنے خاص الخاص مقربین میں شامل فرماتا رہے۔

آمین ثم آمین

اعتراضات کے جواب

خلافت ثانیہ کے عظیم الشان برکات

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

غیر مبایعین نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کیوں کی

(۱)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ایک مضمون "محمودی خلافت کے دس ثمرات تلخ" کے عنوان سے ۱۴ مئی کے پیغام صلح میں شائع کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بیمار کو شیریں ثمرات بھی تلخ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اس "تلخی" کے اظہار پر مجبور سمجھتے ہیں۔ جو ان کی قریباً ہر تحریر کا جزو لاینفک ہے۔ اور اس امر کو نظر انداز کرتے ہوئے اصل امور کی طرف آتے ہیں۔

عذرات نامعقول

جناب ڈاکٹر صاحب نے "باسی کڑھی میں پھر ابال آیا" لکھ کر تمہید میں اس سوال کا جواب دیا ہے کہ غیر مبایعین جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے قائل ہی نہیں۔ تو انہوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت ہی کیوں کی؟ ڈاکٹر صاحب کا جواب ان کے ہی الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

(۱) "حضرت مولانا نور الدین صاحب مرحوم کی بیعت کے لئے جب نہ خدا کا حکم تھا۔ نہ رسول کا حکم تھا۔ نہ امام وقت حضرت مسیح موعود کا حکم تھا تو پھر ظاہر ہے۔ کہ یہ ہمارا اپنا فعل تھا جو درست بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی ہو سکتا ہے۔ اس کو شرعی حجت بنا لینا سخت غلطی ہے"۔

(۲) "اگر ایک آزاد آدمی اس کا یہ جواب دے دے۔ کہ ہم نے غلطی کی تھی۔ اور چھ برس کے تجربہ نے اس غلطی کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا۔ اب ہم پھر اس غلطی کو دہرانا نہیں چاہتے تو فرمائیے پھر اس کا کیا جواب ہوگا"!

(۳) "مولوی محمد علی صاحب نے اس وقت بھی اعتراض کیا تھا کہ احمدیوں کو مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی کیا ضرورت ہے تو خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے کہا کہ چلو امیر کے ہاتھ پر بیعت اطاعت کر لینے میں کیا ہرج ہے"۔

گویا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک جماعت احمدیہ کا اجماعی فعل یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کرنا خدا رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے نہ تھا۔ بلکہ ان کا اپنا فعل تھا جسے شرعی حجت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور آزادانہ طور پر اس فعل کو تجربہ سے غلط کہا جا سکتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کو تو حضرت خلیفہ اول رضؓ کی بیعت کرتے وقت پہلے ہی انقباض تھا۔ جس کا انہوں نے اظہار بھی کر دیا تھا۔

کیا ہی اچھا ہوتا اگر ڈاکٹر صاحب "آزاد آدمی" کا پارٹ خود ہی ادا کرتے اور سب غیر مبایعین کے ایسے آزاد آدمی ہونے کا اعلان کر دیتے اس صورت میں ہم مان لیں گے۔ کہ کم از کم غیر مبایعین نے خلافت اولیٰ کی بیعت کو اپنی غلطی تسلیم کر لیا ہے۔ ورنہ یہ بھی کوئی طریق ہے۔ کہ اس کو اپنی غلطی تسلیم نہ کیا جائے۔ اور "آزاد آدمی" کی طرف سے یہ جواب دے دیا جائے۔ بہت ممکن ہے کہ جب غیر مبایعین پر "آزادی" کا نیا دورہ آئے تو وہ برملا اس غلطی کو تسلیم کر لیں۔ اب بھی ان میں سے نئی پود کو خلافت نور الدین کے ذکر سے "قلبی اذیت" پہونچتی ہے۔

صحابہ کا اجماع حجت شرعی ہے

ڈاکٹر صاحب اس بیعت کو "اپنا فعل" قرار دے کر اسے حجت شرعی قرار دینے سے رکتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کا اجماع حجت ہے۔ اور قرآن مجید نے ایسے شخص کے متعلق جو سبیل المومنین کو ترک کردے فرمایا ہے۔ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا کہ وہ اپنے اعمال بد کی سزا میں مستحق جہنم ہے۔ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقدس جماعت تیار فرماتے ہیں۔ ساری عمر اس کی تربیت کرتے ہیں۔ مگر آپ کے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی جبکہ ابھی آپ کا جسد اطہر بھی موجود تھا وہ جماعت ایسے امر پر اجماع کر لیتی ہے۔ جو غیر مبایعین کے نزدیک غیر شرعی فعل تھا۔ کیا نعوذ باللہ اس سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ناکامی کی اور کوئی دلیل ہو سکتی ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کا پہلا اجماع حضرت عیسیٰ اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی موت پر ہوا۔ اور جماعت احمدیہ اسے غیر احمدیوں پر بطور حجت پیش کرتی رہتی ہے۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کے صحابہ کا پہلا اجماع حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت پر ہوا مگر حیف ہے کہ غیر مبایعین منکرین خلافت بننے کے بعد اسے حجت ہی نہیں سمجھتے۔ غیر مبایعین کا یہ رویہ بذات خود ان کے ناحق پر ہونے کی روشن دلیل ہے۔

دوبارہ بیعت کیوں کی گئی

میں پوچھتا ہوں کہ اگر تجربہ نے اُسے نادرست بتا دیا تھا۔ تو کم از کم اس غلطی کا اعلان اس وقت ہی کیا جاتا۔ جب مولوی محمد علی صاحب وغیرہ کی ایک حرکت پر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے ان سے دوبارہ بیعت لی تھی۔ وہ اسی وقت بول اٹھتے کہ آپ کو تو ایک بار بھی بیعت لینے کا حق نہ تھا۔ یہ کیا غضب ہے کہ آپ مجھ سے دوبارہ بیعت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس وقت تو اس "آزاد آدمی" نے سر تسلیم جھکا کر بیعت کر لی۔ مگر آج اس تجربہ کے غلط ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹا جا رہا ہے۔

کچھ اور مواقع

اگر اس وقت بھی فروگذاشت ہو گئی تھی۔ تو کم از کم اس وقت ہی کوئی آزاد آدمی بول اٹھتا۔ جب پیغام بلڈنگس میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا۔ ...... تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالےٰ جیسا چاہیگا وہ تم سے معاملہ کرے گا"۔

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر تم لوگوں نے ۱۹۰۸ء میں دب کر بیعت کر لی۔ اور ۱۹۱۲ء کی تقریر کے وقت بھی تم مرعوب تھے۔ اور مولوی محمد علی صاحب سے دوبارہ مطالبہ بیعت کے وقت بھی تم ڈر گئے۔ مگر یہ تو بتاؤ۔ کہ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مرض الموت میں فرمایا تھا۔ کہ:۔

"خلیفے اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا"

(پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء)

اس وقت آپ لوگوں کو کیوں سانپ سونگھ گیا تھا۔ اور آپ میں سے کسی نے کیوں نہ کہہ دیا کہ حضرت چھ سالہ تجربہ سے خلافت کا مسئلہ غلط ثابت ہو چکا ہے۔ اب ہم آئندہ اس غلطی کو دہرانا نہیں چاہتے۔

خلافت کے انکار کی وجہ

ایک حق پسند انسان ان تمام حالات پر سرسری نظر ڈالنے سے اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ کہ آج خلافت کا انکار محض "عداوتِ محمود" کا نتیجہ ہے۔ ان غیر مبایعین یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے تو ۱۹۰۸ء سے لے کر ۱۹۱۴ء تک ہر موقعہ پر دل میں کہا تھا۔ کہ آئندہ خلافت کو نہ مانیں گے۔ اس لئے ہم پر اب کوئی الزام نہیں آسکتا۔ اس صورت میں میں کہونگا۔ کہ ہاں آپ پر صرف منافقت کا الزام ثابت ہوگا اور زیادہ کچھ نہیں ہوگا۔ مگر اس سے خلافت باطل نہ ہوگی۔ کیونکہ خلافت قائم کرنا تمہارے بس کی بات نہ تھی۔ نہ ہے۔ بلکہ یہ خدا کا کام ہے اور وہ جسے چاہتا ہے۔ خلیفہ بناتا ہے اور جسے خدا اپنے ہاتھ سے خلافت کی قبا پہنائے۔ اس سے کوئی اس خلعت کو چھین نہیں سکتا۔

موضوع خلافت پر سیر کن بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس عجالہ میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی توجہ صرف دو سوالجات کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ جن کی موجودگی میں غیر مبایعین کے تمام عذرات خواہ وہ آزاد آدمی کی طرف سے ہوں۔ خواہ غلاموں کی طرف سے باطل ٹھہرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

اراکین غیر مبایعین کا اعلان

(۱) صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اراکین غیر مبایعین کی رائے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر اعلان شائع ہوا۔ کہ

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود و باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین سلمہ کو آپ کا **جانشین**۔ اور **خلیفہ** قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ... . بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا"

(بدر ۲۔ جون ۱۹۰۸ء)

فرمایئے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں خلافت کا کوئی ذکر نہیں فرمایا تھا۔ تو ساری قوم "وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق" کس طرح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو حضور کا جانشین اور خلیفہ تسلیم کر سکتی تھی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس وقت آنکھیں بینا تھیں۔ دل سیدھے تھے۔ اس لئے الوصیت میں خلافت نظر آئی تھی۔ مگر آج نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کی اپنی تحریر

(۲) مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت کے متعلق تحریر کیا ہے۔ "خلیفۃ المسیح کی بیعت ہم لوگوں نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں کی۔ اور اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں۔ یا کسی اور بارے میں۔ ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ... ... یہ بیعت اللہ تعالےٰ کے ساتھ روحانی تعلق بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور آپ کے علم و فضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے تھی۔ اور اس لئے ضروری تھا۔ کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے۔ اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کر دے۔ نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے۔ کہ فلاں بات درست ہے۔ تو مرید کہتا ہے۔ کہ مرشد نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اس کو بہتر سمجھتا ہوں یہ بیعت کر لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی گستاخی ہے۔ اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ہے"

(ایک ضروری اعلان صفحہ ۱۰۔۱۱)

یقیناً مولوی محمد علی صاحب کی اس تحریر نے ڈاکٹر صاحب کی جملہ تاویلات کو تار تار کر دیا ہے۔ اگر یہ تحریر راستی پر مبنی ہے۔ تو ڈاکٹر صاحب۔ اور ان کے رفقاء کبھی بھی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت میں مخلص نہ تھے۔ ورنہ وہ آج خلافت کا انکار نہ کر دیتے۔ اور حضرت خلیفہ اول رض کی بیعت کا اس قدر استخفاف نہ کر سکتے۔

ہم مان لیتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت اعتراض کیا ہوگا۔ مگر مندرجہ بالا تحریر بتلاتی ہے۔ کہ بعد ازاں ان کا اعتراض جاتا رہا۔ اور ان کو اس بیعت پر انشراح حاصل ہو گیا تھا۔ اس لئے آج پہلے اعتراض کو بطور سند پیش کرنا سراسر نامعقولیت ہے۔ اور اگر کہو۔ کہ نہیں۔ مولوی محمد علی صاحب ہمیشہ ہی اس اعتراض پر قائم رہے ہیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب درحقیقت خلیفۃ المسیح الاول رض کی گستاخی کرتے رہے ہیں۔ اور ان میں ایمان نہ تھا۔ انہوں نے چھ سالہ عرصہ منافقت میں گزارا۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

جماعت احمدیہ گنج لاہور کا سالانہ جلسہ

پروگرام شائع شدہ کے مطابق جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کا سالانہ جلسہ ۱۳ مئی کو شروع ہوا۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی ابوالعطاء صاحب۔ اور ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ مولوی عبد المغنی خان صاحب شمولیت جلسہ کے لئے وقت پر پہنچ گئے۔ مخالفین نے قریب ہی اپنا جلسہ کرنے کا انتظام کیا۔ اور ایک لمبا جلوس نکالا۔ ہمارا جلسہ زیر صدارت چودھری اسد اللہ خان صاحب شروع ہوا جس میں مولوی ابوالعطاء صاحب نے فضائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جناب چودھری فتح محمد صاحب نے مسلمانوں کی سیاسی مشکلات کے حل کے متعلق اور مولوی عبد الرحیم صاحب نیر

رپورٹ کارگذاری بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ

بابت ماہ مارچ ۱۹۳۹ء

لاہور:۔ دہلی دروازہ:۔ لاہور کے بارہ حلقوں میں سے نو حلقوں میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ دہلی دروازہ کے زیر اہتمام لائبریری کی کتب کی فہرست تیار کی گئی۔ ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ ہوتے رہے۔ کتب سلسلہ کا درس باقاعدگی سے جاری رہا۔

بھاٹی گیٹ:۔ تین ہفتہ واری اجلاس ہوئے۔ جن میں خدام نے تقاریر کی مشق کی۔ ایک تبلیغی پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کے جملہ انتظامات خدام نے سرانجام دیئے۔ خدام کے پانچ وفود سلسلہ کی مختلف تحریکات کی طرف توجہ دلانے کیلئے احباب کے پاس گئے۔ اجتماعی حیثیت سے تین دفعہ خدام نے بیمار پرسی کی۔ ایک غیر احمدی بیوہ کے لئے محلے کے احمدی احباب کے گھروں سے آٹا جمع کیا گیا۔ ازدیاد مودت باہمی کے لئے تین دفعہ خدام نے اکٹھے کھانا کھایا۔ حضرت امیر المومنین کے خطبات آٹھ دفعہ سنائے گئے۔ نماز فجر کے لئے احباب کو جگایا جاتا رہا۔ خدام کے دو وفود نے گلیوں میں پبلک کو اخلاق، صفائی، اور نماز کی تلقین کے لئے چکر لگایا۔ انفرادی طور پر بھی خدام سڑکوں سے تکلیف دہ چیزیں اٹھانے میں کوشاں رہے۔

قصور:۔ ایک خستہ حال قبرستان کے لئے باڑ کا انتظام کیا گیا۔ ایک غیر احمدی یتیم لڑکے کو اس کی زمین کا قبضہ دلایا گیا۔ اندھاپن کی روک تھام اور دیہات سدھار کے متعلق ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ بیماروں کی عیادت اور بیواؤں کی خبر گیری کے علاوہ بعض ناداروں کی نقدی سے امداد کی گئی۔ ایک غریب بیوہ کے لڑکے کو بلاوجہ گرفتار کیا گیا تھا۔ کوشش کر کے رہا کرایا گیا۔ تین اطفال کو یسرنا القرآن اور نماز کا سبق دیا گیا۔ احباب کو تلقین پابندی نماز کی جاتی رہی۔ بعض غیر احمدیوں کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔

فیروزپور شہر:۔ مساجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ عیادت مرضیٰ اور بیوگان کی خبر گیری کی گئی۔ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو سودا سلف لا کر دیا جاتا رہا۔ بعض غیر احمدیوں کو قرآن کریم پڑھایا گیا۔

شیخوپورہ:۔ دو اراکین یسرنا القرآن اور پانچ ترجمۃ القرآن پڑھ رہے ہیں۔ نماز باجماعت کے لئے ایک چبوترہ تیار کیا گیا ایک نالی بنائی گئی۔ مسجد کے قریب ایک گڑھے کو پر کیا گیا۔ ایک نادار شخص کو ملبوسات دیئے گئے۔ ایک معذور آدمی کا سامان اس کے گھر پہنچایا گیا۔ بیماروں کے لئے خدام کی باقاعدہ ڈیوٹیاں لگتی رہیں۔ انفرادی طور پر ۳۳ احباب کو تبلیغ کی گئی۔ تیس ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ احباب جماعت کی مردم شماری کی گئی۔ ایک نابینا کو منزل مقصود پر پہنچایا گیا۔

اوراچھا گوکھی:۔ ایک راستہ پر پچاس گز تک مٹی ڈالی گئی۔ جس سے راہگیروں کو کافی سہولت ہو گئی۔ مجلس نے قریب کی احمدی جماعتوں کے لئے ایک دن ہاتھ سے کام کا انتظام کیا۔ جو نہایت ہی مؤثر رہا تلقین پابندی نماز کی گئی۔ انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ گاؤں کے بچوں کو بیہودہ کھیلوں سے منع کیا جاتا رہا۔ ایک رکن دو میل تک ایک بوڑھے کا سامان اٹھا کر لے گیا۔

کاٹھ گڑھ:۔ دو کنوؤں کے ارد گرد سے کیچڑ دور کرنے کے لئے مٹی ڈالی گئی۔ گاؤں کی گلیوں کے نشیبی حصوں کو مٹی ڈال کر ہموار کیا گیا۔ نائٹ سکول میں روزانہ دو گھنٹہ پڑھایا جاتا رہا۔ بذریعہ وفود تبلیغ کی گئی۔ احباب کو نماز فجر کے لئے جگایا گیا۔ ایک غیر احمدی کی بچی کی فوتیدگی پر تجہیز و تکفین میں مدد دی گئی۔ ہاتھ کا کام غیر احمدی پبلک پر بہت زیادہ مؤثر ثابت ہوا۔ بعض گلیوں سے کئی مہینوں کا پڑا ہوا متعفن گند ممبروں نے سروں پر اٹھا اٹھا کر باہر پھینکا۔ احمدی معززین کو اس طرح کام کرتے دیکھ کر غیر احمدی بہت متاثر ہوئے۔

لودھراں:۔ اجتماعی کام میں ایک سڑک کو ہموار کیا جاتا رہا۔ مجلس اطفال قائم کی گئی ۳۲ افراد کو تلقین پابندی نماز کی گئی۔ ۱۵ بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ اور چالیس افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ سات مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ دو مشہور گمشدہ لڑکیوں کو ان کے والدین تک پہنچایا گیا مجلس کے زیر اہتمام نائٹ سکول بھی جاری ہے۔

سیالکوٹ شہر:۔ ایک گندے راستے کو اراکین اجتماعی کام کے وقت صاف کر کے مٹی ڈالتے رہے۔ اب راستہ نہایت عمدہ ہو گیا ہے۔ ایک نالی بنائی گئی۔ ممبران لوگوں کو نمازوں کے لئے جگاتے رہے ایک بیکار غیر احمدی کو ملازم کرایا گیا۔ ایک مسافر کو راستہ بتلایا گیا۔ ایک رکن باقاعدگی سے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔

سیالکوٹ چھاؤنی:۔ ایک لاری کو آگ لگ گئی۔ جس کے بجھانے میں مدد دی گئی۔ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں قریباً ایک سو پچاس ٹریکٹ تقسیم کئے گئے کتب سلسلہ کا درس ہوتا رہا۔ بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔

جہلم:۔ چار جامع مسجدوں کی صفائی کی گئی۔ ایک غریب آدمی کی نقدی سے مدد کی گئی۔ ایک غیر احمدی کی وفات پر انتظامات میں مدد دی گئی۔ مجلس کی کوششوں سے بے قاعدہ احباب نے بھی نماز باجماعت شروع کر دی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو جلسے ہوئے۔ دو دن صبح کے وقت مسواکیں تقسیم کی گئیں نائٹ سکول باقاعدگی سے چل رہا ہے ایک مسافر کے رات گذارنے کا انتظام کیا گیا۔ ایک مسافر کو کھانا کھلایا گیا۔ انفرادی تبلیغ کی گئی۔

کریام:۔ مسجد اور نالیوں کی صفائی ہوتی رہی۔ درختوں کو پانی دیا گیا۔ احباب باقاعدگی سے نماز باجماعت ادا کرتے ہیں

گوجرانوالہ:۔ کتب سلسلہ کا باقاعدگی سے درس ہوتا رہا۔ عیسائیوں کو تبلیغ کی گئی۔ مجلس کا ایک اجلاس ہوا۔ ایک بیمار کی عیادت کی گئی۔

کمال ڈیرہ (سندھ):۔ دو دیہات کے درمیان ایک غیر آباد جنگل میں سے راستہ تیار کیا گیا۔

سرگودھا:۔ مسجد احمدیہ کی ہر روز صفائی کی گئی۔ مسجد کی نالی۔ غسل خانہ اور پیشاب خانوں کی صفائی کی گئی۔ مسجد کے ساتھ ملحقہ گلی میں مٹی ڈالی گئی۔ نماز کے واسطے احباب کو بلایا جاتا رہا۔ ذکر حبیب کا درس باقاعدگی کیساتھ ہوتا ہے

کٹک:۔ انگریزی اور ہندی کے تین صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ زبانی تبلیغ بھی کی گئی۔ مسافروں کو راستہ دکھایا گیا۔ بیماروں کی عیادت کی گئی۔ نماز کی پابندی کی طرف زور دیا گیا۔ خدام الاحمدیہ کے خرچ پر سلسلہ کے تین اخبارات جاری ہیں ہفتہ وار اجلاس باقاعدگی سے ہوتے ہیں

حیدرآباد:۔ مجلس کے تینوں حلقوں میں روزانہ صبح اجتماع ہوتے رہے۔ جن میں درس قرآن اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوتا رہا ہفتہ وار اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوئے۔ جن میں اراکین کو باقاعدگی سے نماز باجماعت پڑھنے۔ دینی کاموں میں حصہ لینے۔ اور قرآن شریف باترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ہاتھ کے کام میں احمدیہ جوبلی ہال۔ اور مسجد احمدیہ کے متصل مکانات کی نالیوں کو درست کیا گیا۔ مجلس اطفال کی نگرانی توجہ سے کی جاتی ہے۔

کیرنگ:۔ کیرنگ میں ایک پانی کا بند جس سے پچاس ایکڑ زمین پر اثر پڑتا تھا ٹوٹ گیا۔ ممبران نے اس کو باندھنے کے لئے انتہائی محنت پندرہ دن تک کی اس میں مٹی ڈالی۔ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لائے۔ مدرسہ احمدیہ کی عمارت کو پلستر کیا گیا۔ مسجد کے احاطے کو صاف کیا۔ ان پڑھ ممبروں کو نماز سکھائی گئی۔ مستورات کے لئے درس قرآن کریم کا انتظام کیا گیا۔ خدام نے وفود کے ذریعے ہندوؤں اور عیسائیوں میں تبلیغ کی۔ تربیتی اجلاس

اہم ملکی حالات اور واقعات

پنجاب میں سزائے موت منسوخ کرائی جائے

لاہور ۱۳ مئی۔ آج ۴ بجے بعد دوپہر ٹاؤن ہال میں بار ایسوسی ایشن کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔ چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ آغاز میں لالہ مہر چند مہاجن صدر استقبالیہ کمیٹی نے ایڈریس پڑھا۔ انہوں نے کہا ہم ایک بہت ہی معزز پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پیشہ کے ممبر کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جو اس اعلیٰ پیشہ کے نام پر دھبہ ثابت ہو سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہمیں اس پیشہ میں کمیونلزم کو داخل نہیں ہونے دینا چاہئے۔ دیانتداری سے اپنے موکل کا کام کرنا ہمارا فرض ہے کانفرنس کو اس امر کی کوشش کرنی چاہئے۔ کہ پبلک تھوڑے خرچ پر اپنی شکایات و تکالیف کا ازالہ کرا سکے۔ مقدمہ بازی کا سرکاری خرچ بہت کم ہونا چاہئے۔ اس وقت یہ خرچ زیادہ ہونے کی وجہ سے کئی لوگوں کو انصاف حاصل نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹر محمد عالم نے لالہ جگن ناتھ اگروال کا نام صدارت کانفرنس کے لئے تجویز کرتے ہوئے کہا۔ میں ایسے شخص کا نام پیش کر رہا ہوں۔ جو تعریف کا محتاج نہیں۔ ہمارے چیف جسٹس صوبہ سے رشوت ستانی اور کمیونلزم کو دور کرنے کی بہت کوشش کر رہے ہیں مگر یہ دوسری بات ہے کہ انہیں اپنے مشن میں کامیابی نہیں ہوئی

چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ نے اپنا افتتاحیہ ایڈریس پڑھنے سے پہلے کہا میں ڈاکٹر عالم کی مزاحیہ تقریر کا مختصر سا جواب دینا چاہتا ہوں انہوں نے کہا ہے کہ مجھے کوشش کے باوجود رشوت ستانی اور کمیونلزم دور کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ رشوت ستانی کے معاملہ کو تو میں چھوڑتا ہوں۔ لیکن کمیونلزم کے متعلق آپ کو ایک دلچسپ واقعہ سناتا ہوں کچھ سال کا عرصہ ہوا کہ ہائی کورٹ میں ایک کیس آیا جو کمیونل نوعیت کا تھا جب میں یہاں آیا تو میں نے چاہا کہ اگر کیس میں پارٹیوں کا فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے میں نے ایک معزز مسلمان وکیل کو کہا۔ کہ اگر ہو سکے تو پارٹیوں کا سمجھوتا کرا دینا چاہئے۔ اس نے جواب دیا کہ سمجھوتہ تو نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کیس پر ان کے الیکشن کا انحصار ہے۔ (طویل قہقہے)

اپنے ایڈریس کے دوران میں چیف جسٹس نے ان باتوں پر زور دیا۔ کہ ایگزیکٹو کو جوڈیشل سے علیحدہ کیا جانا چاہئے۔ سزائے موت کو منسوخ کرانا چاہئے حلف کے قانون میں ترمیم ہونی چاہئے۔

لالہ جگن ناتھ اگروال صدر منتخب نے کہا کہ اس پیشہ کے ممبروں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے ۱۹۲۶ء میں یہ تعداد ۱۰۳۰ تھی۔ مگر ۱۹۳۶ء میں یہ تعداد ۲۴۰۷ ہوگئی۔ تعداد میں اضافہ ایک زبردست مسئلہ بن رہا ہے۔ میری خواہش ہے کہ بار کونسل ایکٹ اس صوبہ میں بھی نافذ ہو۔ جس کی رو سے بار کونسل اس پیشہ میں ڈسپلن رکھ سکے۔ پھر آپ نے کہا۔ میں قوانین کی ریفارم کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں مختلف بل راست بننے یا بہتر بنانے کے لئے بار ایسوسی ایشن کے سپرد کرنے چاہئیں۔ اور بار کے ممتاز اور قابل ممبروں کے مشورہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

گاندھی جی اور سبھاش بابو کی خط و کتابت شائع ہو گئی

کلکتہ ۱۳ مئی۔ گاندھی جی اور سبھاش بابو کے درمیان کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کی تشکیل کے متعلق جو طویل خط و کتابت ہوئی۔ وہ شائع ہو گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دونوں اصحاب کے نہ صرف سیاسی خیالات میں بلکہ طریق کار میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ گاندھی جی ہر قیمت پر سبھاش بابو کا استعفا لینے کے خواہش مند تھے۔

ساری خط و کتابت کا جو بے حد طویل ہے۔ لب لباب ذیل میں بطور گفتگو پیش کیا جاتا ہے۔

سبھاش بابو۔ آپ پنڈت پنت کے ریزولیوشن کے کیا معنے لیتے ہیں۔

گاندھی جی:۔ میں اس ریزولیوشن کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرنے کو تیار نہیں ہوں اگر تمہاری صحت تمہیں کانگرس کا کام چلانے کی اجازت نہیں دیتی تو تمہیں مستعفی ہو جانا چاہئے۔ (س) مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ میں اپنی بیماری کی وجہ سے مستعفی ہو جاؤں جب کہ کانگرس کے کئی سابق صدر کسی عرصہ جیل میں رہنے کے بعد بھی مستعفی نہ ہوئے اگر مجھے استعفیٰ دینا پڑا۔ تو بہت خطرناک نتائج پیدا ہونگے۔ اور کانگرس میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ (گ) اگر سارا کام خوش اسلوبی سے کیا جائے۔ تو مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ تمہارے استعفیٰ سے کانگرس میں خانہ جنگی شروع ہو۔ (س) ملک کے موجودہ حالات میں کانگرس کی ورکنگ کمیٹی مختلف خیالات اور مختلف گروہوں کے ممبروں پر مشتمل ہونی چاہئے تاکہ وہ ملک کی صحیح نمائندہ سمجھی جا سکے (گ) موجودہ حالات میں جب کہ آپس میں اس قدر بد اعتمادی اور رنجش پیدا ہو رہی ہے۔ مختلف خیالات کے ممبروں کی ورکنگ کمیٹی کانگرس کے کام کو اچھی طرح نہ چلا سکے گی۔ (س) پنڈت پنت کے ریزولیوشن نے آپ کے وقار کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور دنیا کو معلوم ہو گیا ہے کہ آپ اب کانگرس کے واحد لیڈر نہیں۔ (گ) مجھے اپنے وقار کا ذرا فکر نہیں اور نہ ہی اس میں کمی ہونے سے ملک کو نقصان ہوگا۔ ملک کا نقصان یا فائدہ تو ہندوستان کے کروڑہا باشندوں کے طرز عمل پر منحصر ہے نہ کہ کسی ایک شخص کے طرز عمل پر (س) میں سمجھتا ہوں کہ وقت آ گیا ہے جب ہمیں برٹش گورنمنٹ کو الٹی میٹم دے کر مکمل سوراجیہ کے لئے اگلا قدم اٹھانا چاہئے۔ (گ) میری رائے میں ملک اس وقت کسی جد و جہد کے لئے تیار نہیں۔ کانگرس آج پہلے سے کمزور ہے۔ (س) میں سمجھتا ہوں کہ تشدد زور پکڑ رہا ہے۔ چاروں طرف تشدد ہی تشدد نظر آتا ہے (گ) ملک آج عدم تشدد پر اتنا زیادہ عمل کر رہا ہے۔ جتنا آج سے پہلے اس نے کبھی نہ کیا تھا۔

(س) آپ جس طریق پر ریاستوں کی تحریک چلا رہے ہیں۔ وہ مجھے اپیل نہیں کرتی۔ (گ) میں سمجھتا ہوں کہ ریاستوں کی تحریک کو میں جس طریق پر چلا رہا ہوں وہ بالکل ٹھیک ہے۔ (س) آپ نے حیدر آباد میں سول نافرمانی کو بند کر کے ٹھیک نہیں کیا (گ) میرے خیال میں موجودہ حالات میں جب کہ تشدد اس قدر بڑھ رہا ہو۔ ریاستوں میں سول نافرمانی جاری رکھنا ٹھیک نہیں۔

(س) آپ نے سر مارس گائیر کو ثالث کیوں تسلیم کیا ہے جب کہ وہ فیڈرل کورٹ کے جج ہیں (گ) میں نے سر مارس گائیر کو بطور جج فیڈرل کورٹ ثالث تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ بطور ایک قابل قانون دان کے اور وائسرائے کے نامزد شخص کو ثالث تسلیم کر کے میں نے اس کے فیصلہ کو پورا کرانے کی ذمہ داری وائسرائے پر ڈال دی ہے۔

(س) آپ کو فوراً سول نافرمانی شروع کر دینی چاہئے۔ (گ) میں اپنے آپ کو اس وقت اس قابل نہیں سمجھتا کہ ملک کی راہنمائی کر سکوں۔ اگر تم کر سکتے ہو تو میدان میں آ کر کانگرس کی باگ ڈور سنبھال لو۔ اور ملک کو اپنی خواہش کے مطابق چلاؤ۔

(س) میرے خیال میں باوجود اختلافات کے ہم اب بھی مل کر کام کر سکتے ہیں۔ (گ) میری رائے میں بد اعتمادی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ کچھ عرصہ تک مختلف گروہوں کا آپس میں مل کر کام کرنا مشکل ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہر ایک گروپ اپنے خیال کے مطابق کام کرے (س) کانگرس میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ انہیں آپ ضرورت سے زیادہ اہمیت دے رہے ہیں (گ) کانگرس میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں وہ اسے کمزور کر رہی ہیں۔ (س) میں ایسی ورکنگ کمیٹی بنانے کو تیار نہیں جس پر آپ کو اعتماد نہ ہو۔ (گ) تمہیں دلیری سے کام لے کر اپنی ورکنگ کمیٹی بنانی چاہئے اور کانگرس کے سامنے اپنا پروگرام رکھنا چاہئے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

فلسطین کے متعلق برطانیہ کی پالیسی میں تبدیلی

لنڈن ۱۲ مئی - بحیرہ روم کی شاہراہ پر قبضہ کرنے کے متعلق روم برلن محور کے آئندہ عزائم برطانیہ اور فرانس سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ نے بحیرہ روم کے ساحلی مقبوضات میں فوجی انتظامات شروع کر دیئے ہیں۔ علاوہ ازیں فرانسیسی اور برطانوی جنگی جہاز کسی ہنگامی ضرورت کے لئے بحیرہ روم میں چکر کاٹ رہے ہیں۔ فلسطین میں یہود کے داخلہ کے متعلق چونکہ عربی ممالک میں غیر معمولی ہیجان پیدا ہو چکا ہے۔ اور اندیشہ ہے۔ کہ آئندہ جنگ کے موقعہ پر ان ممالک میں رائے عامہ برطانیہ اور فرانس کے خلاف نہ ہو جائے۔ اس لئے فلسطین کے عربوں سے انصاف کرنے کا جذبہ مدبرین برطانیہ کے دماغ میں بڑھ رہا ہے۔ موجودہ فیصلہ کی رو سے ایک ہفتہ میں ایک ہزار یہودی فلسطین میں آباد ہو سکتے ہیں۔ مگر اب اس میں ترمیم کر کے اس تعداد کو بقدر ۱۴۰ کر دیا گیا ہے۔ نیز برطانوی پارلیمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہودیوں کا رخ فلسطین کی بجائے برطانوی گیانا کی طرف کر دیا جائے۔ اور آئندہ موسم خزاں تک گیانا میں یہودی بستیاں تیار کر دی جائیں۔ یہودیوں کو وسیع پیمانہ پر یہاں آباد کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ مگر اس فیصلہ کا انحصار اب اس امر پر ہے۔ کہ یہود کو کام مہیا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے اب اس بارہ میں سوچ بچار ہو رہی ہے۔ کہ یہودیوں کو کام مہیا کرنے کے لئے کونسا اقدام کیا جائے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب رہا۔ تو حکومت برطانیہ یہودیوں کو گیانا میں عطیات اراضی دے کر ان کی خودمختاری کو تسلیم کرے گی۔

حکومت برطانیہ اور ترکیہ میں فوجی معاہدہ

لنڈن ۱۲ مئی - مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اور حکومت ترکیہ میں ابھی تک مشاورت جاری ہے اور تقریباً تمام امور پر وہ متفق ہیں۔ دونوں حکومتیں اپنی قومی حفاظت کے مفاد میں جوابی نوعیت کا معاہدہ کریں گی۔ مگر اس کی تفاصیل کا فیصلہ ہونے تک دونوں حکومتیں اعلان کرتی ہیں۔ کہ بحیرہ روم کے رقبہ میں کسی ملک کی طرف سے جارحانہ جنگی کارروائی کی صورت میں موثر طریق سے ایک دوسرے کا تعاون کریں گی۔ یہ اعلان کسی طاقت کے خلاف نہیں بلکہ برطانیہ اور ٹرکی کو ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی امداد کا یقین دلانا مقصود ہے۔ دونوں حکومتوں کو اس امر کا اعتراف ہے۔ کہ کچھ امور کی مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔ جن کے لئے ابھی گفت و شنید جاری ہے۔ دونوں نے یہ بھی محسوس کیا ہے۔ کہ ریاستہائے بلقان کو حفاظت کا یقین دلانا ضروری ہے اور اس مقصد کے جلد از جلد حصول کے لئے ہی ان میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ یہ معاہدہ دوسرے ممالک کے ساتھ دونوں حکومتوں کے معاہدہ کی راہ میں مانع نہیں ہوگا۔

ڈینزگ کے بارہ میں جرمنی کا اعلان

لنڈن ۱۱ مئی آج جرمنی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ موسولینی اور مسٹر چیمبرلین کی تقریریں بے حد خطرناک ہیں۔ ان دونوں تقریروں نے جرمنی کے پائے عزیمت میں اور زیادہ استقامت پیدا کر دی ہے۔ ان تقریروں میں برطانیہ اور فرانس کی اس پالیسی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کی رو سے جرمنی کے گرد گھیرا ڈالنے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ مگر حکومت جرمنی ہر دو حکومتوں کے ارادوں سے پوری طرح باخبر ہے۔ جہاں تک ڈینزگ کا تعلق ہے۔ یہ مملکت جرمنی کا شہر ہے۔ اس کا پولینڈ کی سیاسی آزادی سے کسی قسم کا تعلق نہیں۔ حکومت جرمنی ابھی تک اپنے ارادہ پر قائم ہے۔ اگر پولینڈ نے ڈینزگ کے بارہ میں اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی۔ تو جرمنی کو اسے اپنی طاقت کے ذریعہ حاصل کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوگا۔ حال ہی میں ایک جاپانی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ حکومت جاپان جرمنی اور پولینڈ کا جھگڑا چکانے کے لئے ثالث کی حیثیت سے میدان میں آ جائے گی۔ مگر سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے۔

بین الاقوامی بندرگاہوں میں جاپانی افواج کا اجتماع

ٹوکیو - ۱۲ مئی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپان کی بحری افواج کافی تعداد میں ایمائے کی بندرگاہ کے نزدیک جمع کر دی گئی ہیں۔ غیر ملکی حلقوں میں حکومت جاپان کے اس اقدام کو شکوک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر حکومت جاپان نے اپنے ایک سرکاری اعلان میں اس کی یہ تاویل کی ہے۔ کہ پچھلے دنوں جاپان کے چیمبر آف کامرس کے صدر کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ چونکہ جاپانی افسروں کی زندگیاں اس حادثہ کے بعد خطرے میں پڑ گئی ہیں۔ اس لئے حکومت جاپان کو اس اقدام کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اگر شنگھائی میں بھی کوئی ایسی کارروائی ہوئی تو جاپان کی بحری فوجیں وہاں بھی متعین کر دی جائیں گی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب ہی شنگھائی میں بھی حکومت جاپان ایسا ہی اقدام کرے گی۔ اس کے بعد ایسے علاقوں میں بھی اسے بحری فوج کو متعین کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔ جہاں بین الاقوامی علاقے پائے جاتے ہیں۔ اس خبر سے غیر معمولی سنسنی پیدا ہو رہی ہے۔ اور دریافت کیا جا رہا ہے کہ آخر جاپان کو بین الاقوامی علاقوں والی بندرگاہوں پر اپنی بری اور بحری فوجوں کو جمع کرنے میں کیا مصلحت پیش نظر ہے۔

منافق کی علامت

تاریخ عالم اس بات پر گواہ ہے۔ کہ جس قوم نے اپنے مذہب کی تبلیغ نہ کی وہ تباہ ہو گئی۔ یہ مشاہدہ ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تبلیغ اسلام میں جو شہرت اور وقعت عالم میں حاصل کی ہے۔ اس کا اعتراف زمانہ کو ہے۔ بلکہ وہ حضرات بھی معترف ہیں جنہیں گلہائے تازہ خار نظر آتے ہیں۔ الفضل ماشھدت بہ الاعداء۔ اس لئے احمدیوں کو فرائض تبلیغ میں سستی نہ کرنا چاہئے۔ لیکن کاروباری شہروں میں یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اگر مبلغین احمدی کو فرصت ہے۔ تو دوسروں کو فرصت نہیں اس لئے آپ کتاب "قول سدید" منگوائیں اور کسی معروف اور منہمک شخص کو دیدیجئے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ وہ دو ہی ایک صفحے التفات اور تفریح کی نظر سے دیکھ لے۔ پھر ہمارا دعوئی ہی نہیں بلکہ یقین اور تجربہ ہے۔ کہ کتاب کو بغیر ختم کئے چین نہ آئے گا۔ آج ہی بذریعہ ڈاک طلب فرمائیں اور اپنے احباب کو بھی دکھلائیں۔ ہم خود اپنے خرچ سے آپکے پاس بھیجا دینگے۔ آٹھ روز تک مطالعہ فرمائیں اور اپنے احباب کو بھی دکھلائیں۔

اگر شرافت انسانی اور انصاف یہ فیصلہ کرے کہ یہ گرانقدر کتاب دو روپیہ کے قابل ہے۔ تو دو روپیہ مینیجر رسالہ دستکاری دہلی کو بھیجدیں ورنہ کتاب واپس بھیجدیں۔

میکلیگن انجنیئرنگ کالج مغلپورہ میں داخلہ

صاحب پرنسپل میکلیگن انجنیئرنگ کالج مغلپورہ لاہور نے امتحان داخلہ کی تاریخیں ۱۸ اور ۱۹ مئی کی بجائے ۳۰ اور ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء کر دی ہیں۔ امیدواروں کی درخواستیں کے فارم ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء کو صبح ۹ بجے تک جب امتحان شروع ہوگا وصول کئے جائینگے اسی طرح "سی" کلاس کے طلبا کے لئے مجلس انتخاب کے اجلاس کی تاریخ ملتوی کر دی گئی ہے اور داخلہ کے لئے درخواستیں کالج کے دفتر میں ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء کو چار بجے بعد دوپہر تک وصول کی جائینگی۔

یہ کالج گذشتہ ۷ سال سے صوبہ میں پیشہ انجنیئری کے میکنیکل اور الیکٹریکل شعبہ جات کی خدمات سر انجام دے رہا ہے اور اس کا ثبوت کہ اسے اپنے اغراض و مقاصد میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس ادارہ میں جو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سے متعلقہ مختلف شعبوں میں اس کے سند یافتہ نوجوانوں کو اچھا روزگار میسر ہے۔ یہاں جو نصاب مقرر ہیں ان سے یہ مقصود ہے کہ میکنیکل اور الیکٹریکل انجنیئری کے شعبہ جات کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ یعنی اعلیٰ درجہ کے مستند انجنیئروں اور ماتحت عملہ انجنیئری سے لے کر ماہر کاریگروں اور مستریوں تک کو تربیت دی جائے۔

سب سے پہلے ایک "اے" کلاس ہے جس کے ذریعہ پیشہ ور میکنیکل اور الیکٹریکل انجنیئر تیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس معنوں میں صرف "بی" اور "سی" جماعتوں کا ذکر کیا جائے گا۔ کالج کی بی کلاس کے تعلیمی نصاب سے یہ مقصود ہے کہ اوورسیر یا فورمین قسم کے اعلیٰ مستری اور کاریگر تیار کئے جائیں۔ لیکن ان میں سے قابل طلبا اس امر کے مجاز ہیں کہ وہ اے۔ ایم۔ آئی۔ ای یا اے۔ ایم۔ آئی۔ ایم۔ ای (لنڈن) کے امتحانات دے سکیں۔ اور موقع ملنے پر پورے معنوں میں انجنیئر بن جائیں۔ بیس بیس روپیہ ماہوار کے دس وظیفے غریب پنجابی طلبا کو ہر سال داخلہ اور سالانہ سیشن کے امتحانات کے نتیجہ کی بنا پر دیئے جائیں گے۔

تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے اچھی ملازمت کا نیا ذریعہ بہم پہنچانے کے لئے "سی" کلاس کا نصاب قائم کیا گیا ہے۔ جو طلبا کامیابی کے ساتھ یہ نصاب مکمل کر لیتے ہیں وہ کسی پیشہ میں بطور مبتدی ملازمت کے اہل ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے ملازمت کے مواقع بہت اچھے ہیں اور جب سے یہ جماعت قائم ہوئی ہے سوائے تمام اشخاص کو جنہوں نے اس کی تعلیم حاصل کی فوراً تسلی بخش ملازمت مل گئی۔ یہ نصاب ان لڑکوں اور نوجوانوں کو غیر معمولی طور پر میکنیکل یا الیکٹریکل پیشہ میں تعلیم کا موقع بہم پہنچاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی انجنیئری تعلیم حاصل کرنے کے لئے زیادہ روپیہ خرچ نہیں کر سکتے۔ ہر سال پہلے اور دوسرے سال کے طلبا کو متعدد وظائف دیئے جاتے ہیں۔ "سی" کلاس میں تعلیم یا تربیت کے لئے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضرورت باورچی

ایک معزز سرکاری افسر کو ایک ایسے باورچی کی ضرورت ہے۔ جو کہ انگریزی کھانے عمدہ پکا سکتا ہو۔ تنخواہ بیس پچیس روپیہ دی جائے گی۔ خواہشمند احباب درخواستیں جلد نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔

ناظر امور خارجہ

کاشتکاروں کو زراعت کے متعلق مفید مشورے

اس سال عملہ میں مستقل طور پر ۱۳ زراعتی اسسٹنٹ اور ۲۶ مقدم بڑھائے جانے کی منظوری مل گئی ہے۔ اور آئندہ ایک دو سال میں اگر اسی قدر اضافہ ہوتا گیا تو محکمہ مذکور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ گذشتہ دس سال کے دوران میں محکمہ زراعت میں غیر معمولی طور پر وسیع ترقی ہوئی ہے۔ اور اب یہ محکمہ صوبہ کی زندگی اور خوشحالی میں بہت اہمیت حاصل کر چکا ہے۔ محکمہ مذکور اب اس قابل ہو گیا ہے۔ کہ وہ مختلف طریقوں سے کاشتکاروں کو اپنی پیداوار میں اضافہ کرنے اور مالی حالت کو بہتر بنانے کے متعلق رہنمائی کر سکے۔ مثال کے طور پر صوبہ میں تقریباً ہر قسم کی اقتصادی اہمیت کی فصل کے بہتر اور ترقی یافتہ بیج۔ کاشتکاری کے بہتر آلات۔ فصلوں کے کیڑوں اور بیماریوں کا سدباب مختلف ضمنی مصنوعات جیسے پھلوں کی کاشت۔ مرغیوں کی پرورش۔ شہد کی مکھیوں کی پرورش۔ لاکھ کی کاشت وغیرہ وغیرہ۔ ان مختلف طریقوں کی تحقیق دریافت جن سے کاشتکار اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اگرچہ بہت قیمتی ہے۔ تاہم بذات خود اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ اگر یہ طریقے عملی طور پر کاشتکاروں کو سمجھائے اور دکھائے نہ جائیں۔ اس غرض کے لئے عملہ میں اضافہ کی ضرورت ہے تاہم تکمیل کم از کم ایک زراعتی اسسٹنٹ اور دو مقدم مہیا کرنے کے متعلق جو پہلا قدم اٹھایا گیا ہے۔ وہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ صوبہ میں ۱۰۰ تحصیلیں ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

خدام الاحمدیہ کے نشان کے متعلق ضروری اعلان

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ خدام الاحمدیہ کے بیج کے خرید و فروخت وغیرہ کے متعلق کسی ایسی خط و کتابت پر ہرگز اعتماد نہ کریں جس پر مرکز مجلس خدام الاحمدیہ کے دستخط نہ ہوں اور اگر انہیں اس قسم کا کوئی خط ملے جس پر صدر کے دستخط نہ ہوں یا زعیم مجلس کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے متعلق انہیں علم ہو کہ وہ بیج فروخت کرتا ہے تو اس کی اطلاع فوراً دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں (سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

وصیتیں

نمبر ۵۳۷۲ منکہ عبدالمنان احمدی مہاجر دہلوی ولد ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۹/۴-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی مجھے کوئی باقاعدہ ماہوار آمدنی ہے۔ البتہ سال میں دو ماہ ٹیریٹوریل فورس میں کام کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے تقریباً دو تین روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ کل اندازاً پانچ روپے ماہوار ہوں گے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ جب بھی مجھے کسی ملازمت یا کام کاج سے کوئی آمدنی ہوگی میں باقاعدہ اس کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا نیز اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد عبدالمنان احمدی مہاجر دہلوی بقلم خود۔ گواہ شد شیخ عبدالحمید احمدی آفس ڈیرہ دون۔ گواہ شد قاضی عبدالرحمن محرر نظارت علیا۔

نمبر ۵۳۷۳ منکہ محمد عبداللہ ولد شیخ محمد قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۹/۵-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائیداد کے طور پر ایک مکان موسومہ صابر کاٹیج واقعہ محلہ مسجد اقصیٰ جو کہ جدی ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ میرا گزارہ صرف ماہوار آمد پر ہے جو معین نہیں ہے۔ کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اور اوسط تقریباً عہ۵ روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی ماہوار آمدنی کا اس کی کمی و بیشی کی نسبت کے ساتھ باقاعدہ ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر اس کے علاوہ بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد محمد عبداللہ قریشی بقلم خود۔ گواہ شد محمد شریف بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد ٹھیکیدار فاضلکا

نمبر ۵۳۷۴ منکہ رشیدہ خاتون زوجہ محمد عبداللہ قوم قریشی ہاشمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۳۱ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۹/۵-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ جو کہ منقولہ ہے۔ چوڑیاں طلائی ۱۱۰/۰ روپے گلوبند طلائی ۱۲۵/۰ روپے میرے خاوند کے ذمہ مہر ۵۰۰/۰ روپے تھا۔ جس میں سے دوصد روپیہ میں اپنے خاوند سے وصول کر کے مذکورہ زیورات پر خرچ کر چکی ہوں۔ اور اب صرف ۳۰۰/۰ روپیہ میرا بقیہ مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ الامتہ رشیدہ خاتون بقلم خود۔ گواہ شد محمد عبدالصمد قریشی خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد محمد شریف بقلم خود۔

نمبر ۵۳۷۵ منکہ ملک ظہور الدین ولد ملک معراج دین صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۹/۴-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں چونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اس لئے ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ اور ہم سب مشترکہ کام کرتے ہیں۔ اس لئے میری کوئی ذاتی طور پر الگ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اندازاً دس روپے ماہوار آمد تصور کر کے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ ظہور الدین بقلم خود۔

گواہ شد حکیم محمد صدیق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شاہدرہ۔ گواہ شد رحیم بخش سکرٹری مال بقلم خود

نمبر ۵۳۷۶ منکہ مبارکہ بیگم زوجہ مولوی محمد افضل صاحب مولوی فاضل قوم راجپوت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۹/۵-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

مہر پانصد روپیہ جس میں سے ۲۷۵/۰ روپے بصورت زیور وصول کر چکی ہوں باقی رقم میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا رہی ہے ۹۱/۰ روپے کے زیور اس کے علاوہ میرے پاس موجود ہیں۔ کل رقم ۵۹۱/۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ بقلم خود مبارکہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد افضل قریشی خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عطا محمد والد موصیہ محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ مجتبیٰ ولد روشن ذات بلوچ سکنہ چک ۱۲۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۳۹/۶/۱۵ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۹/۵/۱

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقع پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگوایا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ۲) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۳ مئی۔ آریہ ستیہ آگرہ کے پانچویں ڈکٹیٹر پنڈت دیدبرت کو منڈی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ اور ان کے ہمراہ ۱۳ والنٹیروں کو ۱۸-۱۸ ماہ قید کی۔ اب مہاشہ کرشن ایڈیٹر پرتاپ چھٹے ڈکٹیٹر ۵۰۰ آریوں کے ساتھ ۵ جون کو ستیہ آگرہ کریں گے۔

لاہور ۱۳ مئی۔ پنجاب پراونشل ہندو سبھا کی صدارت سے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے دو سال کی صدارت کے بعد استعفیٰ دیدیا ہے۔

شملہ ۱۳ مئی۔ یورپین جنگ کے امکان کے پیش نظر ہندوستان کی جنگی تیاریوں کو خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ تاکہ دشمنوں یا ان کے جاسوسوں کو فوجی نقل و حرکت کا علم نہ ہونے پائے۔ انگلستانی اخبارات کو بھی ہندوستانی فوجوں کی تیاریوں کی خبروں کی عدم اشاعت کے بارہ میں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ میں نئے قانون کے ماتحت سوا تین لاکھ آدمی میدان جنگ میں آ سکیں گے۔ کل تعداد ۲۰ لاکھ بیان کی جاتی ہے۔

لاہور ۱۳ مئی۔ علامہ مشرقی خاکسار تحریک کے لیڈر نے اپنے پیروؤں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ۲۰ مئی کو البانیہ کی مسلم سلطنت کی موت پر ماتم منائیں۔

لاہور ۱۳ مئی۔ پنجاب ایلینیشن آف لینڈ (ترمیم دوم) ایکٹ اور پنجاب ایلینیشن آف لینڈ (ترمیم سوم) ایکٹ آف ۱۹۳۸ء جنہیں پنجاب اسمبلی نے پاس کیا تھا۔ اور جن کی منظوری گورنر پنجاب نے دے دی تھی۔ ان پر یکم جون ۱۹۳۹ء سے گورنر پنجاب نے عمل درآمد کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ قانون واپسی اراضیات مرہونہ ۱۵ مئی ۱۹۳۹ء سے نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور اس پر اسی تاریخ سے عمل شروع ہو جائے گا جس کا اعلان آج پنجاب گزٹ غیر معمولی اشاعت میں گورنر پنجاب کی طرف سے کر دیا گیا ہے۔ گورنمنٹ نے ان قوانین کے متعلق قواعد و ضوابط بھی صادر فرما دیئے ہیں۔

شملہ ۱۳ مئی۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس امر کے احکام جاری کئے گئے ہیں کہ جو فوجی ہندوستان کے علاوہ کسی دوسری جگہ بھرتی ہوئے تھے۔ ان میں سے جن کو قید کی سزا دے کر نوکری سے برطرف کیا جانا ہوگا یا جن کو نظربند کیا گیا ہوا ان کو سزا ختم ہونے سے پہلے انگلینڈ پہنچا دیا جائے گا۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ان کی سزا ختم تسلیم کر لینی چاہیئے۔ باقی سزا کی منسوخی آرمی ریگولیشن ایکٹ کے مطابق کوئی افسر کرے گا۔

کلکتہ ۱۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگال کے وزیر اعظم فضل الحق صاحب نے صوبہ میں ملازمتوں کی فرقہ وارانہ تقسیم کے متعلق ایک سکیم تیار کی ہے جس میں تمام ملازمتوں کلیریکل۔ انتظامیہ یا ٹیکنیکل کا ۵۵ فی صدی تناسب مسلمانوں کے لئے مقرر کیا ہے اور اس سکیم میں اس بات کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کہ اگر ٹیکنیکل اسامیوں کے لئے موزوں مسلمان نہ مل سکیں۔ تو ان کی جگہ غیر مسلم رکھ لئے جائیں۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے بہترین سائنٹیفک ریسرچ کے متعلق سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں ایک سپیشل کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو سر جان اینڈرسن کو اس سلسلہ میں مشورہ دے گی۔ یہ کمیٹی آٹھ سیم کردہ ممبروں پر مشتمل ہوگی۔

مانچسٹر ۱۲ مئی۔ آج شہر کے وسط میں بموں کے ۵ دھماکے ہوئے جن سے کئی عمارتیں جل گئیں۔ دوکانوں کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں۔ کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دھماکے ٹیر تجسوں میں پیدا ہوتے ہیں۔

پٹنہ ۱۳ مئی۔ گیا میں فرقہ دارانہ فساد کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک ۱۳ موتیں ہو چکی ہیں اب صورت حالات قابو میں ہے۔

شجاع آباد ۱۱ مئی۔ مولوی عطاء اللہ بخاری نے کل یہاں ایک پبلک جلسہ میں نہایت اشتعال انگیز تقریر کی۔ صدر جلسہ نے مولوی عطاء اللہ کو ڈانٹتے ہوئے کہا کہ آپ نے یہ خیالات ظاہر کر کے اتحاد و امن کے کاز کو تقویت نہیں دی۔

وارسا ۱۱ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ غلط افواہیں پھیلانے اور عدم وفاداری کے الزام میں حکام نے پولینڈ کے سرحدی علاقہ سے ۱۳ جرمنوں کو نکال دیا ہے۔

راجکوٹ ۱۲ مئی۔ گاندھی جی آج تیسرے پہر بمبئی سے راجکوٹ پہنچے گفت و شنید کے گاندھی جی نے آئندہ کے متعلق اپنی دو رخی پالیسی کا اعلان کیا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گاندھی جی ایک طرف دربار ویرو الا اور ان کی وساطت سے ٹھاکر صاحب کو پھسلائیں گے اور دوسری طرف یہ کوشش کریں گے کہ فیڈرل چیف جسٹس کے فیصلہ کے ماتحت زیادہ سے زیادہ مطلب حاصل کر سکیں۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ کل دارالعوام میں ملٹری ٹریننگ بل میں حکومت کی وہ ترمیم ۱۲ کے مقابلہ میں ۲۶۱ ووٹوں سے منظور ہو گئی۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ شمالی آئرلینڈ کو جبری بھرتی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

شملہ ۱۲ مئی۔ ریاست جموں و کشمیر میں ان غیر ریاستی باشندوں کے داخلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے جو تپ دق میں مبتلا ہیں۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ جرمنی اور پولینڈ کے جھگڑے اور فرانس کے خلاف اٹلی کے مطالبات کے تصفیہ کے لئے پاپائے اعظم فرانس۔ جرمنی۔ پولینڈ اور اٹلی کے نام اپیل شائع کرنے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ اس اپیل میں سفارتی ذرائع سے گفت و شنید کی تجویز کی جائے گی۔ یا متعلقہ حکومتوں کی کانفرنس میں عام بحث کا مطالبہ کیا جائے گا۔

لاہور ۱۲ مئی۔ آنریبل سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب بمبئی سے لاہور واپس آ گئے ہیں۔ آپ تقریباً ایک ہفتہ لاہور میں قیام کریں گے۔ اور اس کے بعد شملہ روانہ ہو جائیں گے۔

قاہرہ ۱۲ مئی۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس دونوں مل کر بحیرہ روم کی حفاظت کی کوششیں کر رہے ہیں۔

لاہور ۱۲ مئی۔ ہائیکورٹ کے فل بنچ مشتمل بر مسٹر جسٹس منرو۔ مسٹر جسٹس بلیکر اور مسٹر جسٹس بھنڈے نے ۸ مارچ ۱۹۳۹ء کے بعد لاہور میونسپل کمیٹی کی معطلی کی میعاد ختم ہونے کے بعد میونسپل ایڈمنسٹریٹر کے تقرر کے ناجائز قرار دیئے جانے کے متعلق دعویٰ خارج کر دیا۔ فاضل ججان نے قرار دیا کہ جب تک لوکل گورنمنٹ کوئی دوسری کمیٹی بنا کر موجودہ ایڈمنسٹریشن کو بند نہیں کرتی تب تک ایڈمنسٹریٹر کا تقرر ناجائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

امرتسر ۱۲ مئی۔ گندم ہاڑیں ۲ روپے ۹ آنے اسوج ۲ روپے ۹ آنے ۸ دمڑی نخود ہاڑ ۳ روپے ۵ آنے ۳ دمڑی اسوج ۳ روپے ۶ آنے ۳ دمڑی۔

بمبئی ۱۲ مئی۔ سونا پونڈ ۳۲ روپے ۱۰ آنے ۶ پائی۔ چاندی حاضر ۵۲ روپے ۵ آنے۔ پہلا سودا ۵۲ روپے ۳ آنے دوسرا سودا ۵۲ روپے ۱۰ آنے سونا حاضر ۳۷ روپے ۶ پائی پہلا سودا ۳۷ روپے ۶ پائی۔ دوسرا سودا ۳۷ روپے ایک آنہ ۳ پائی۔

کلکتہ ۱۲ مئی۔ حکومت بنگال نے علی پور سنٹرل جیل پریذیڈنسی جیل اور ڈمڈم جیل میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اپنی تحقیقات